صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 30 اگست 2018ء بمطابق 18 ذی الحج 1439 ہجری صبح گیارہ بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِہٖ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ○ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ○ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْٓا اِلَی الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ یَّکْفُرُوْا بِہٖ وَیُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّھُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًا۔

(ترجمہ): مسلمانو! اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے سپرد کرو، اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو، اللہ تم کو نہایت عمدہ نصیحت کرتا ہے اور یقیناً اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہوئے، اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اُن لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں، پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو اگر تم واقعی اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔ اے نبیؐ! تم نے دیکھا نہیں اُن لوگوں کو جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اُس کتاب پر جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور ان کتابوں پر جو تم سے پہلے نازل کی گئی تھیں، مگر چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملات کا فیصلہ کرانے کیلئے طاغوت کی طرف رجوع کریں، حالانکہ انہیں طاغوت سے کفر کرنے کا حکم دیا گیا تھا شیطان انہیں بھٹکا کر راہ راست سے بہت دور لے جانا چاہتا ہے۔ وآخِرُ الدَعوَانا أنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Deputy Speaker: Item No. 03, 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a "Panel of Chairmen' for the current session:

1. Mr. Musawwir Khan;
2. Pir Fida Muhammad;
3. Mst. Maleeha Ali Asghar Khan; and
4. Mr. Mehmood Ahmad Khan.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Deputy Speaker: Item No. 04. 'Committee on Petitions': In pursuance of the rule 116 of Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising of the following Members, under the chairmanship of Mr. Mehmood Jan, honourable Deputy Speaker:

1. Mr. Fazal Hakeem Yousafzai;
2. Mr. Shafiullah Khan;
3. Mr. Taj Muhammad;
4. Ms: Asia Asad;
5. Mr. Inayatullah; and
6. Mr. Jamshed Khan.

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سلطان محمد خان ایم پی اے صاحب! Rule 245 کے Suspension کے لئے موشن موو کریں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Mr. Speaker! It is requested to allow me to move for the suspension of rule 245, read with rule 240, to move a resolution, in the House.

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that rule 245 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Minister, to move his resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Mr. Sultan Muhammad Khan, MPA, to please move the resolution, in the House.

قرارداد

(صدارتی الیکشن کیلئے اسمبلی چیمبر کا بطور پولنگ اسٹیشن استعمال کیا جانا)

Minister for Law: ‘Resolution’: I intend to move under rule 240 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that rule 245 of the said Rules may be suspended and the Assembly Chamber may be allowed to be used as Polling Station for election of the President of Islamic Republic of Pakistan, scheduled for 4th September, 2018.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the joint resolution, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously, by majority.

جناب ڈپٹی سپیکر کی جانب سے اعلان

Mr. Deputy Speaker: ‘Announcement’: Member’s Orientation Session has been arranged by the Provincial Assembly in coordination and technical support of Subai Project, EU support, for the Democratic Institutions of Pakistan and Pakistan Institute of Parliamentary Studies on 10th to 12th September, 2018 at PC Hotel Peshawar. All the honourable Members are requested to ensure their presence so that all may be well aware of the rules and responsibilities at this august House. The Assembly Secretariat will sent the details of the program via official WhatsApp and Email addresses provided by the Assembly.

Another announcement: معزز اراکان اسمبلی! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عہدے کے لئے انتخاب مورخہ 4th September, 2018 بروز منگل صبح دس سے سہ پہر چار بجے تک منعقد ہوگا لیکن الیکشن کمیشن آف پاکستان کے قواعد کے مطابق تمام معزز اراکین صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا صدر کے انتخاب کے لئے ووٹ دینے کے اہل ہیں، انتخاب کے دوران یا انتخاب کے دن پریزائڈنگ آفیسر اراکین اسمبلی سے ان کی شناخت کی خاطر صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ سے جاری

شدہ کارڈ کا مطالبہ کرے گا، لہذا جن معزز اراکین اسمبلی نے تاحال اسمبلی کارڈ نہیں بنوائے، ان سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ اسمبلی سیکرٹریٹ سے رابطہ کریں تاکہ ان کے لئے الیکشن سے پہلے اسمبلی کارڈ بنوایا جاسکے تاکہ ووٹ ڈالتے وقت آپ کو کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ ہو۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب! تھینک یو، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ رول 124 کو 240 کے تحت سسپنڈ کرانے کیلئے مجھے اجازت دے دی جائے تاکہ میں ایک قرارداد لا سکوں۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members / honourable Ministers, to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it.

ایک متفقہ قرارداد ہے، سردار یوسف صاحب، محمد نعیم صاحب، سردار حسین بابک صاحب، عنایت اللہ خان صاحب، صاحبزادہ ثناء اللہ، شاداد خان اور شہرام خان ترکئی صاحب متفقہ طور پہ قرارداد لائے ہیں تو شہرام خان! آپ Present کریں جی۔

جناب سردار حسین: سلطان محمد خان بھی، ہمارے لاء منسٹر صاحب نے بھی اس پہ سائن کئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Present کریں جی۔

قرارداد

(صوبے میں بجلی کی لوڈشیڈنگ اور کم وولٹیج کے لئے اقدامات)

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر!

صوبے میں ناروا لوڈشیڈنگ، کم وولٹیج اور آسمان سے باتیں کرتے ہوئے بجلی نرخوں کے اہم مسائل فوری طور پر حل کئے جائیں کیونکہ ہمارے صوبے میں پانی سے سستی بجلی پیدا ہونے کے باوجود لوڈشیڈنگ اور کم وولٹیج نے عوام کو ذہنی مریض بنا دیا ہے، نیز بوسیدہ ٹرانسمشن لائنز کو فوری تبدیل کرنا ناگزیر ہو چکا ہے، غریب عوام ٹرانسفارمر چندہ اکٹھا کر کے ٹھیک کر رہے ہیں اور اکثر فیڈرز اور گرڈ

سٹیشنز 'اوورلوڈ' ہوچکے ہیں جس کی وجہ سے عوام بجلی بل ادا کرنے کے قابل نہیں رہے ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ مرکزی حکومت صوبے کے ان دیرینہ مسائل کو فوری حل کرے اور عوام کو ریلیف پہنچانے کے لئے عملی اقدامات اٹھائیں۔

سپیکر صاحب! بیا به ما له لږ ټائم هم راکوئ چې قرارداد پاس شی، بیا زه پرې خبره کول غواړم۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> خبرې خو تاسو اوکړې جی نو ځکه چونکه تاسو ته پته شته چې نن زمونږ د پارټۍ څه میټنګ دے نو تاسو ریزولیوشن پیش کړو اوس به هاؤس ته ئې پیش کړو جی۔

<u>جناب سردار حسین:</u> قرارداد چې پاس شی، زه پرې یو دوه درې منټه خبره کوم او زما دا خیال دے چې دا ډیره زیاته اهمه مسئله ده۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ټهیک ده چې قراداد پاس کړو بیا به پرې خبره اوکړئ جی۔

<u>جناب سردار حسین:</u> قرارداد پاس کړئ۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion before the House is that the joint resolution, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Sardar Hussain Babak Sahib.

<u>جناب سردار حسین:</u> شکریه سپیکر صاحب! زه د ټولو ممبرانو هم شکریه ادا کومه چې-----

نکتہ اعتراض

<u>پیر فدا محمد:</u> جناب سپیکر! چې څوک 'Yes' کوی نو هغوی به لاس اوچتوی۔

<u>جناب سردار حسین:</u> 'No' چا اونه وئیلو سپیکر صاحب، 'No' خو هډو چا اونه وئیلو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> فدا صاحب! تاسو کښینئ جی، د رولز مونږ ته پته ده چې څه رولز دی، د هغې مطابق به زه، تاسو کښینئ جی۔

جناب سردار حسین: او پیر صاحب خو وکیل هم دے، زما خیال دا دے چې چا هم اونه وئیلو، مهربانی، سپیکر صاحب! زما دا خیال دے چې دا-----

جناب سلطان محمد خان(وزیر قانون): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! یو منټ، منسټر صاحب څه وائی-----

وزیر قانون: یو منټ، صرف دا دغه کلیئر کومه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! آنریبل ممبر نے ایک ایشو اٹھایا ہے کہ جو ریزولیوشن ہے یا ووٹنگ ہے تو ہاتھ کھڑا کرکے اس کے اوپر ووٹنگ ہوتی ہے، تو صرف یہ کلیئر کرنا چاہ رہا ہوں کہ Voice کے ذریعے جو ہے، 'Yes' یا 'No' کے ذریعے ہوتا ہے اگر کوئی Dispute اس میں کھڑا ہو جائے کیونکہ یہ Unanimous تھی یہ ریزولیوشن، تو اس میں سیٹ پہ کھڑے ہونے کی اور کاؤنٹنگ کی ضرورت پھر نہیں پڑتی ہے، تو صرف اس پوائنٹ کو کلیئر کرنے کے لئے آنریبل ممبرز کا Concept کلیئر کرنے کے لئے میں چاہ رہا تھا کہ میں یہ ایشو Raise کروں، چونکہ Unanimous ہے تو اس کے لئے پھر ہاتھ کھڑے کرنے کی یا کاؤنٹنگ کی ضرورت پڑتی نہیں ہے جی، تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین: مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! زما دا خیال دے چې دا د لوډ شیډنګ او د کم وولټیج مسئله چې ده____ او دا د ټولې صوبې مسئله ده، دا د ټولې صوبې مسئله ده او سپیکر صاحب! دا ډیره زیاته اهمه مسئله په دې حواله هم ده چې زمونږ صوبه د خوش قسمتئ نه 5500 میګاواټ بجلی چې ده، دا مونږ د اوبو نه پیدا کوؤ او زما دا خیال دے چې دا په ټوله دنیا کښې د اوبو نه ارزانه او آسانه بجلی چې ده، شکر الحمد لله چې زمونږ په صوبه کښې پیدا کیږی او بیا دا هم مونږ ټولو ته پته ده چې زمونږ د صوبې مصرف چې دے، استعمال چې دے، هغه تیره سو میګا واټ دے او دا ډیره لویه بد قسمتی ده چې د تیرو شپیتوؤ کالو نه یا پنځوست کاله اوشو څه د پاسه چې په دې صوبه کښې ټول ټرانسمیشن لائنز چې دی، هغه ټول زاړه دی او داچې بیامونږه د لائن لاسز خبره کوؤ نو دا یوحقیقت دے او په دې مونږ پوهیږو چې دا سبجیکټ د

فیډرل دے ، اگرچه د پاکستان آئین چې دے آرټیکل 158 ، هغه په کهلاؤ توګه دا خبره کوی چې دا نیچرل ریسورسز چې څه دی چې په کوم 'فیډریټنګ' یونټ کښې پیدا کیږی، د هغې د استعمال اختیار اول هغه 'فیډریټنګ' یونټ ته دے او دا ډیره لویه بدقسمتی بیا په دې حواله هم ده چې دلته Constitutional violation کیږی، آئینی Violation کیږی، مونږ پینځ نیم زره میګاواټه بجلی پیدا کوؤ، زمونږ لوډ شیډنګ د چا نه پټ نه دے چې اتهاره اتهاره ګهنټې او ستره ستره ګهنټې دلته لوډ شیډنګ دے ، انیس ګهنټې او وولټیج زما دا خیال دے چې هغه د وولټیج چې کومه مرحله ده، هغه قابل برداشت پاتې نه ده، د بجلۍ نرخ چې په اوولس روپۍ باندې مونږ ته یونټ ملاویږی، په اوولس روپۍ، په دې خو ټول خلق پوهیږی چې مونږ دا پینځ نیم زره میګاواټه بجلی چې Aggregate کړو Aggregate، دلته به د انرجی اینډ پاور ډیپارټمنټ آفیشلز ناست وی، په څلور روپۍ په څلور نیمې روپۍ باندې یونټ چې دے دا بجلی مونږ پیدا کوؤ۔ جناب سپیکر! اوس خو شکر الحمد لله چې د پی ټی آئی زه هغه ټولو ورونړو ته مبارکباد هم ورکوم چې پرون هغوی د وزراء په حیث باندې حلف اخستے دے او نن په اولنی اجلاس کښې، په اولنی اجلاس کښې دا باور ورکړے دے صوبائی حکومت له چې د صوبې کوم ایشوز دی، ان شاء الله دا به تاسو محسوس کړئ چې مونږ به کم از کم تاسو سره یو او مونږ به اپوزیشن چې دے دا به Positively مونږ تنقید برائے تنقید د پاره نه کوؤ، دا به تنقید برائے تعمیر د پاره کوؤ ان شاء الله او دا به تاسو ته دا راروان پینځه کاله دی، تاسو او مونږ ټولو له د خدائے پاک ژوند راکړی، دا به مونږه ثابتوؤ ان شاء الله جناب سپیکر۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! مونږ دا هم مطالبه کوؤ چې دا کوم ټرانسمیشن لائنز دی چې سالانه د ای ایل آر او د ایم اینډ آر په فنډ کښې په اربونو روپۍ مونږ ته ملاویږی، هغه Repair زمونږه نه کیږی، هغه ټرانسمیشن لائنز چې څو پورې Renew شوی نه وی، د هغې Maintenance او د هغې Repair شوے نه وی، بعضې بجلۍ چې کوم لوډ یا د ګرمئی چې کوم لوډ دے ، هغه ټرانسمیشن لائنز زمونږه هغه لوډ برداشت کولے نشی او د وولټیج زمونږه هغه نتیجه ده، جناب سپیکر! دلته زمونږه په ټوله صوبه کښې ګرډ سټیشن او فیډرز 'اوور لوډ' دی،

پکار دا ده چې نوے گرډ سټیشن جوړ شی او نوې فیډرې جوړې شی، جناب سپیکر! دلته که مونږه اوګورو چې ټرانسفارمرې په محلو کښې او په کلو کښې خلق چندې کوی او هغه ټرانسفارمرې سمیږی، دلته زمونږ په صوبه کښې چې کوم ورکشاپس دی د ګورنمنټ یا چې پرائیویټ دی چې ګورنمنټ سره ئے ایګریمنټ کړے وی، پکار دا ده چې دلته خو د ډویژن په سطح هم ورکشاپ نشته چې د ضلعو په سطح باندې هغه ورکشاپس جوړ شی۔ جناب سپیکر! مونږ په دې خبره پوهیږو چې په سی پیک کښې انتالیس ارب ډالر راغلل، انتالیس ارب ډالر، او دا د انرجی اینډ پاور منصوبو د پاره وه، د ډیرې لوئې بدقسمتئ نه یو خو زمونږه هغه سی پیک چې هغه مغربی روټ وو، هغه مشرق ته لاړو او د هغې سره چې کوم پیکجز وو، دا ډیره زیاته د افسوس خبره ده او ما تیر پینځه کاله کښې په دې فلور باندې هم دا خبره کړې وه او ډیر ممبران به د هغې ګواه وی چې هغه انتالیس ارب ډالر پنجاب ته لاړل او په پنجاب کښې به د هغې نه بجلی پیدا کوی د کوئلې نه او هغه کوئله به بهر ملک نه راوړی او په پنجاب کښې به بجلی پیدا کوی، دا Discrimination او دا دومره ظلم چې دے ، حقیقت هم دا دے چې دا زمونږ صوبه په دې وجه برداشت کولے نشی چې زمونږ په دې صوبه کښې دا Calculated او Statistic figure دے چې نن هم په دې صوبه کښې داسې مواقع شته چې د اوبو نه پینتیس هزار میګاواټ بجلی پیدا کیدے شی۔ جناب سپیکر! مونږ دلته ګورو چې دلته په پلانټیشن باندې په اربونو روپئ لګی، دلته زمونږه ایګریکلچر لینډ شاړ پروت دے ، دلته که مونږه اوګورو چې سیلابونه راشی، دومره تاوان اوکړی، چې دا Reservoir جوړ شی، دا واړه واړه ډیمونه جوړ شی، ایګریکلچرل لینډ به Create شی، ګرین بیلټ به جوړ شی، انرجی اینډ پاور منصوبې به جوړې شی، مونږ به دومره بجلی پیدا کړو، دومره بجلی چې زمونږ د ټول ملک استعمال چې دے ، هغه به هم برابروی او هغه بجلی به مونږ بهر هم ورکولے شو۔ جناب سپیکر، زما امید دے ان شاء اللّٰه چې دا قرارداد څنګه مونږ راوړو، مونږ به ددې Follow-up کوؤ ان شاء اللّٰه که خیروی، مونږ عوامی نیشنل پارټی یوه پارلیمانی او قامی جرګه هم جوړه کړې ده، دا جرګه به د دې ټولې صوبې د مشکلاتو، د مسئلو ډیر مهذبه او ډیر پارلیمانی جمهوری وکالت

به کوی ان شاء الله که خیروی، نمائندګی به کوی ان شاء الله، زما طمع ده ان شاء الله که خیروی چې کوم نوے حکومت راغے ، هغه به ډیر سنجیدګئ سره، دا خو لوډشیډنګ دے نن په لوډشیډنګ باندې خبره ده چې دا ټول ځومره ایشوز دی، دوئ به ډیر په سنجیدګئ باندې ان شاء الله د مرکزی حکومت سره د هغې وکالت کوی او ان شاء الله زه دا باور ورکوم چې اپوزیشن به شانه بشانه د صوبې د مشکلاتو او د مسئلو په حواله باندې حکومت سره ولاړ وی۔ مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: عاطف خان، بریفنګ ورته کوی۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: حکومت به جواب ورکوی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: عنایت اللہ صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ سردار حسین بابک صاحب اور ہماری جوائنٹ ریزولیوشن ہے، وہ ہم سب کے لئے بڑی Important ہے اور وہ ہم سب کو اپنی اپنی جگہ پہ Hit کررہی ہے، ہمیں بھی Hit کررہی ہے، ہمارے لوگوں کو بھی Hit کررہی ہے اور یہ پورے صوبے کا Burning issue ہے اور میں حکومت کا، پچھلی حکومت کا حصہ رہا ہوں اور ہماری میٹنگز ہوتی رہی ہیں، جو فیڈرل گورنمنٹ ہے اس کے ساتھ، اس کے واٹر اینڈ پاور کے منسٹر کے ساتھ اور اس میں کچھ ایشوز بھی Raise ہوتے رہے ہیں، میرا خیال ہے کہ یہ اس وقت ایسی حکومت ہے کہ مرکز میں بھی اور صوبے میں ایک دوسرے کے ساتھ، ایک ہی حکومت ہے، ایک ہی پارٹی کی حکومت ہے، ہم Expect کریں گے کہ وہ جو مسائل اس وقت Raise ہوتے رہے ہیں، وہ اب حل ہوں گے۔ ہم اس سے Expect کرتے ہیں اور میرا خیال ہے اب تو یہ نئی حکومت ہے، اس لئے اس وقت ہم تنقید نہیں کریں گے، ہم انتظار کریں گے ایک دو مہینے انتظار کریں گے لیکن ان ایشوز کو ہم ضرور اس ایوان کے اندر اٹھائیں گے تاکہ ہمارے یہ جو Colleagues ہمارے ساتھ جو بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ فیڈرل لیول پہ ان ایشوز کو اٹھا سکیں۔ ہمارا ملاکنڈ ڈویژن اور ہزارہ ڈویژن جو ہے، ان کے بارے میں ان میٹنگز کے اندر ہمیں کہا گیا کہ آپ کی ریکوری Ninety percent ہے اور جہاں Ninety percent سے لیکر Hundred percent تک ریکوری ہو، وہاں زیرولوڈشیڈنگ ہوگی لیکن نہ ہزارہ میں، میرے ہزارہ کے Colleagues بیٹھے ہوئے ہیں، نہ ہزارہ کے اندر زیرولوڈشیڈنگ ہے اور نہ ملاکنڈڈویژن کے اندر زیرولوڈشیڈنگ ہے۔ اس وقت ملاکنڈڈویژن کے اندر یہ میرے اپنے ڈسٹرکٹ اور میرے اپنے گاؤں کے اندر اٹھارہ گھنٹے لوڈشیڈنگ ہوتی

ہے،جب میں نے ان سے شیڈول چیک کیا کہ ہمارے ہاں کا کیا شیڈول ہے؟ توان کے شیڈول کے اندر ہمارے ہاں اٹھارہ بجلی ہے اور چھ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہے لیکن عملاً اٹھارہ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے اور چھ گھنٹے بجلی آتی ہے، آپ ان سے پوچھتے ہیں، یہ تین چار سال پہلے ہم پوچھتے رہے ہیں کہ آپ یہ کیوں کرتے ہیں؟ آپ کو جواب میں یہ کہتے ہیں کہ آپ کا سسٹم Weak ہے وہ لوڈ نہیں اٹھا سکتا، بھئی سسٹم کو کون اپ گریڈ کرے گا؟ یہ چوتھا پانچواں سال ہے، آپ ہمیں یہی بات کر رہے ہیں کہ سسٹم Weak ہے تو سسٹم کو کون اپ گریڈ کرے گا؟ اس لئے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ملاکنڈ ڈویژن اور ہزارہ کا جب سسٹم Weak ہے تو اس کو ایمرجنسی بنیادوں پہ اپ گریڈ کیا جائے، اس کو ٹرانسفارم کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ ان میٹنگز کے اندر یہ بات ہوتی رہی ہے، خٹک صاحب اس وقت فیڈرل کیبنٹ کے اندر ہے، گو کہ وہ ڈیفنس منسٹر ہے لیکن Cabinet is collectively responsible، مجھے امید ہے، ہم ان سے یہ بات Privately بھی کہیں گے، ان سے ملاقاتیں کرتے بھی کہیں گے، اس فلور آف دی ہاؤس سے بھی ان کو کہنا چاہتے ہیں کہ میڈیا والے بھی یہ بات کہنا چاہتے ہیں، مجھے اور آپ سب کو وہ بات یاد ہے جب انہوں نے اس اسمبلی کے اندر کہا تھا، جب انہوں نے میڈیا کے سامنے کہا تھا کہ فیڈرل گورنمنٹ پراونشل گورنمنٹ کے حصے کا چار سو سے لیکر پانچ سو میگاواٹ تک بجلی چوری کر رہی ہے، وہ ہمیں نہیں دے رہی ہے، جو ہمارا Proportionately right ہے، وہ ہمیں نہیں مل رہا ہے، اگر وہ چار سو پانچ سو میگاواٹ بجلی ہمیں مل جاتی ہے تو اس سے اس صوبے کے اندر شارٹ فال بھی اسی کے رینج میں ہے بلکہ اس سے کم ہے، اس لئے میں ان دو ایشوز کو Raise کرنا چاہتا تھا کہ اگر ملاکنڈ ڈویژن اور ہزارہ کے اندر لوگ بل دے دیتے ہیں، ریکوری 'ہنڈرڈ پرسنٹ' ہے، آپ کی پالیسی ہے کہ آپ وہاں ان کو جہاں 'ہنڈرڈ پرسنٹ' ریکوری ہو تو آپ وہاں زیرو لوڈ شیڈنگ کریں گے تو یہ Ensure کرائیں اور اگر فیڈرل گورنمنٹ ہمارے حصے کی بجلی کو چوری کر رہا ہے تو اب فیڈرل گورنمنٹ کو اس بات پہ مجبور کیا جائے کہ وہ چوری نہ کریں اور خیبر پختونخوا کو اپنا Right دے، میں اس کے ساتھ چونکہ رول سسپنڈ ہے تو آپ کے نوٹس میں ایک ایشو اور بھی لانا چاہتا ہوں، جب چیف منسٹر صاحب کا الیکشن ہوا تو اس کے اگلے روز میں نے ہالینڈ کے اندر یہ جو گستاخانہ خاکوں کا مقابلہ ہو رہا ہے، اس پہ----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: عنایت اللہ صاحب، عنایت اللہ صاحب! اس کے لئے باقاعدہ ریزولیوشن ہے، اس کے اوپر بعد میں بات کریں گے جی، ابھی یہ بات جو ہو رہی ہے----

جناب عنایت اللہ: نہیں سر، میں صرف آپ کے نوٹس میں لارہا تھا کہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ نوٹس میں ہے۔

جناب عنایت اللہ: اس ایشو کو بھی، اس ایشو کو بھی اسی سیشن کے اندر آپ Take up کریں، مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ ریزولیوشن ہے جی۔

جناب عنایت اللہ: تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عاطف، عاطف صاحب!

جناب محمد عاطف (وزیر برائے سیاحت وثقافت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ سپیکر صاحب۔ بہت سیریس مسئلہ ہے اور کچھ دنوں سے مزید اور بھی سیریس ہو گا یہ لوڈشیڈنگ کا، میں صرف اس پہ کچھ ممبرز کو چیزیں بتانا چاہتا ہوں تاکہ کم از کم لوگوں کو Reality پتہ ہو کہ اصل میں ہے کیا؟ اور اس کے مطابق پھر اس کا حل اور جو بھی ایک Path آپ لیتے ہیں، جو بھی راستہ لیتے ہیں چیزوں کو، مسئلوں کو حل کرنے کا۔ تو سب سے پہلے تو میں بابک صاحب اور اپوزیشن میں جو بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارے پرانے دوست ہیں، عنایت صاحب، ابھی بھی ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ رہیں گے، اپوزیشن میں بھی اگر ہوں تو، ان کی یہ بات کہ Positive criticism کریں گے، حکومت کو Criticize بھی کریں گے، جو ٹھیک بات ہو گی اس کو Appreciate بھی کریں گے جو غلط بات ہو گی اس پہ Criticize کریں گے، تو میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، Obviously مسئلے ہیں، وہ حل کرنے ہیں، جہاں تک لوڈشیڈنگ کی بات ہے، اس میں جو سمجھنے کی چیزیں ہیں وہ دو ہیں، نمبر ون یہ کہ بجلی کی پروڈکشن کتنی ہے اور پھر دوسری کہ عوام کو بجلی ملتی کتنی ہے؟ ہمارے ملک میں تقریباً کوئی بیس ہزار میگاواٹ کے قریب سیزن پہ Fluctuate کرتی ہے، پندرہ سولہ ہزار سے لیکر بیس ہزار تک ہماری Requirement ہوتی ہے میگاواٹ کی اور پروڈکشن بھی پہلے کم تھی، ابھی پروڈکشن بھی تقریباً More or less وہاں تک پہنچ گئی ہے لیکن ایک بجلی کی پروڈکشن کرنی ہے، جنریشن کرنی ہے اور دوسرا اس بجلی کو عوام تک پہنچانا ہے، جس میں آپ کا پورا جو سسٹم ہے، آپ کی جو ٹرانسمشن لائنز ہیں، گرڈ سٹیشنز ہیں، فیڈرز ہیں جو بھی آپ کے راستے میں ہے، جنریشن ابھی تقریباً زیادہ کمی نہیں ہے اسمیں لیکن جیسے عنایت صاحب نے کہا کہ اس کی ٹرانسمیشن لائنز ہیں یا جو اس کے فیڈرز ہیں، ان میں بہت عرصے سے ان کے اندر انوسمنٹ نہیں ہوئی، ایک آدمی کو

Simple الفاظ میں کہتا ہوں کہ اس کو آپ کھانا دیدیں، کھانا پڑا ہوا ہے لیکن اس کا اندر سے سسٹم ٹھیک نہیں ہے، وہ اس کو Digest نہیں کر سکتا تو اگر بجلی ہے بھی اور اگر سسٹم اس کو اٹھا نہیں سکتا، اگر آپ کے ٹرانسفرمر کے، آپ کی ٹرانسمیشن لائنز کا آپ کے فیڈر کا اس میں ایک پرابلم ہے تو اگر بجلی پوری ہے بھی تو وہاں پہ بجلی ملتی نہیں ہے پوری، تو ایک تو یہ چیز سمجھنے والی ہے کہ Difference ابھی اس کا اتنا زیادہ ہے نہیں، یعنی پروڈکشن کا اور Consumption کا، دوسری بات جو اسمیں سمجھنے کی ہے، مجھے پچھلے دنوں پیسکو چیف کی Call آئی اور انہوں نے کہا کہ جی میرے اوپر بہت پریشر ہے، ایم پی ایز صاحبان کا ایم این ایز صاحبان کا کہ جی آپ لوڈشیڈنگ نہ کریں، کہتا ہے جی کہ مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں؟ اگر انہوں نے مجھے ایک فیڈر کا کہا، یہ مطلب میں اس وجہ سے کہہ رہا ہوں کہ یہ ہم سب کا مسئلہ ہے اور ہمیں مسئلے کو سمجھ کے اس کو حل کرنا ہے، انہوں نے مجھے کہا کہ ایک فیڈر میں میں مہینے کے دو کروڑ چالیس لاکھ روپے کی بجلی دیتا ہوں، دو کروڑ چالیس لاکھ روپے کی میں بجلی دیتا ہوں ایک مہینے کی، اور وہاں سے ریکوری مجھے تیرہ ہزار روپے کی ملتی ہے، تو مجھے کہہ رہے تھے کہ جی آپ مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں؟ ایسے فیڈرز ہیں جہاں پہ Ninety eight percent losses ہیں، تو کہتا ہے کہ یا تو حکومت مجھے کہہ دے کہ جی بس آپ بل کا نہ پوچھیں اور بس آپ بجلی دیتے جائیں، تو کہتا ہے میں دیتا جاؤں گا لیکن اگر پیسکو ایک کمپنی ہے اور اگر حکومت مجھ سے پوچھتی ہے کہ جی آپ کیوں نقصان کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جی ہم نے پچھلے سال پینتالیس ارب روپے کا نقصان کیا ہے، پینتالیس ارب روپے کا نقصان، تو کہتا ہے جی پینتالیس ارب روپے میں کہاں سے پورا کروں گا؟ اب اس کے لئے جو انہوں نے حل نکالا ہے، وہ بھی ٹھیک نہیں ہے کہ جی ایک فیڈر ہے اور وہاں پہ کوئی بل دیتا ہے کوئی نہیں دیتا، ساروں کو بجلی بند کر دیتے ہیں کیونکہ غلط ہے، Basic human right کے یہ خلاف ہے، اگر میرا ہمسایہ چوری کرتا ہے تو اس کی سزا مجھے کیوں ملتی ہے؟ اگر میں چوری کروں مجھے اس کی سزا دیں، اگر میں چوری نہیں کرتا تو آپ میرے ہمسائے کی چوری کی سزا مجھے کیوں دیتے ہیں؟ یہ چیز غلط ہے کہ اگر For example ایک فیڈر میں ایک ایریا ہے، وہاں پہ سو گھر ہیں، اس میں پچاس چوری کر رہے ہیں پچاس ٹھیک چل رہے ہیں، ساروں کی بجلی بند کر دیتے ہیں، یہ غلط ہے۔ دوسری بات، جو چوری کرتے ہیں، ان کا بوجھ ڈال دیتے ہیں جو چوری نہیں کرتے، یہ Again غلط ہے کیونکہ سزا اس کو ملنی چاہیئے جو چوری کر رہا ہے، تو یہ Basic reforms اس میں کرنے کی ضرورت ہے۔ مسئلہ کیا ہوتا ہے؟ کہ جو پاور پروڈیوسرز ہیں، پاور جنریشن کمپنیز ہیں، وہ ڈسٹری بیوشن کمپنیز کو دس

یونٹ دیتی ہیں اور ان سے واپس دس یونٹ کا پیسہ مانگتی ہیں، اب وہ جب بجلی دیتے ہیں، ان کو پانچ یونٹ کے پیسے ملتے ہیں، پانچ یونٹ چوری ہو جاتے ہیں، ان کا نقصان پورا نہیں ہوتا، وہ Ultimately گورنمنٹ کو کہتے ہیں کہ جی آپ ہمیں پیسے دیں، پانچ سو ارب روپے Circular debt جو پانچ سو ارب روپے وہ پیسہ بھی حکومت کا ہی ہے نا، حکومت کیا ہے، عوام ہے، وہ پیسہ بھی عوام ہی دیتے ہیں، تو یہ سلسلہ ہے جو چل رہا ہے، رک نہیں رہا، اس میں Basic reforms کی ضرورت ہو گی، نمبر ون، جس طرح بات کی، اس سسٹم میں، ڈسٹریبیوشن سسٹم میں Investment کرنا پڑے گی تاکہ اگر ملاکنڈ کے لوگ چوری نہیں کرتے، ان کے فیڈرز ٹھیک ہیں، وہ بل پورا دیتے ہیں تو وہ جہاں پہ لوگ چوری کرتے ہیں، ان کا بوجھ ان پہ نہ پڑے، سسٹم ٹھیک ہو، وہ لوڈ اٹھا سکیں۔ دوسری بات چوری روکنا اور چوری ایسے سسٹمز بنا کے روکنا کہ جو چوری کرے اس کو اس کی سزا ملے نہ کہ پورے علاقے کو سزا ملے کہ جی آپ کے علاقے میں چوری ہوتی ہے، یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے، تو یہ Basic reforms اس میں کرنے ہیں اور یہ اس وجہ سے میں کہہ رہا ہوں تاکہ لوڈ شیڈنگ کا بہت سیریس مسئلہ ہے لیکن ہمارے نمائندگان ہیں، ان کو پتہ چلے کہ جی صرف پروڈکشن کا مسئلہ نہیں ہے، ڈسٹری بیوشن کا مسئلہ ہے اور سسٹم کو چوری کو روکنے کا مسئلہ ہے کہ چوری کہاں ہوتی ہے اور اس کو کیسے روکنا ہے؟ باقی جہاں تک انہوں نے بات کی کہ جی مہینے دو مہینے میں، مہینے دو مہینے میں کوشش ضرور ہو گی لیکن یہ مسئلہ کا حل مہینے دو مہینے میں نہیں ہو گا، یہ جس طرح بہت عرصے سے ایک مسئلہ چلا آ رہا ہے، آپ ضرور نیت دیکھیں گے، آپ ضرور ڈائریکشن دیکھیں گے، اگر نیت ٹھیک ہو، ڈائریکشن ٹھیک ہو کہ ٹھیک طریقے سے بیماری کی پہلے تشخیص ہوتی ہے، اگر اس کی تشخیص ہو جائے اور اس کا علاج ہونا شروع ہو جائے تو ایک دم سے اگر آپ یوں سمجھیں کہ جی ستر سال کی بیماری ہے اور وہ ایک دم سے مہینے میں دو مہینے میں ٹھیک ہو جائے گی، وہ مہینے دو مہینے میں ٹھیک نہیں ہو گی لیکن کم از کم لوگوں کو نظر آنا شروع ہو جائے گا کہ حکومت کی نیت ہے ٹھیک کرنے کی اور ان کا طریقہ ٹھیک ہے اس مسئلے کو حل کرنے کا، تو یہ ضرور ٹھیک ہو گا۔ فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ جس طرح انہوں نے بات کی ہے، ہم پہلے بھی باتیں اٹھاتے رہے ہیں اور ابھی بھی صوبے کے جو حقوق ہیں، چاہے وہ جس فیلڈ میں ہیں، چاہے وہ بجلی میں ہیں، چاہے وہ پانی میں ہیں، چاہے ٹیکسز میں ہیں، ہر ایک اس میں کوشش ہو گی ان شاء اللہ تعالیٰ کہ جو بھی ہماری جائز باتیں ہیں، وہ ہم ان شاء اللہ تعالیٰ فیڈرل گورنمنٹ سے حل کراتے رہیں اور جو بھی

مسئلے آئیں گے، وہ ساتھ ساتھ ہم آپ لوگوں کو 'اپڈیٹ' کرتے رہیں گے تاکہ آپ لوگوں کو بھی پتہ چلے کہ جی مسئلہ ہے کیا، اس کا حل کیا ہے اور اس کی کوشش کیا ہو رہی ہے؟ بہت شکریہ جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شاہ فرمان! شاہ فرمان صاحب کا مائیک آن کریں۔

<u>جناب شاہ فرمان</u>: دو چار چیزیں میں بتانا چاہتا ہوں، منسٹر صاحب نے Explanation دے دی ہے لیکن چند ایشوز ایسے ہیں کہ ان کو ایڈریس کئے بغیر یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ سب سے پہلے تو کانسٹی ٹیوشنل پوزیشن کیا ہے کہ اگر ایک صوبے کے اندر بجلی پیدا ہو رہی ہو تو اس کے اوپر اس صوبے کا کتنا حق ہے اور کیا حق ہے؟ Article 157 of the Constitution اس کے بارے میں کلیئر ہے۔ اسی طرح نیچرل گیس کے بارے میں آرٹیکل 158 کلیئر ہے، پچھلی حکومت خیبر پختونخوا کی پاکستان تحریک انصاف کی ہم نے یہ چیز، کونسل آف کامن انٹرسٹ سے Approve کرائی ہے کہ گیس اور بجلی بمع Finalize جنریشن صوبے کو ملنی چاہئیں۔ جناب سپیکر! مجھے یہاں ایک شکوہ ہے، ایک بڑی اچھی امنڈمنٹ آئی ہے، کانسٹی ٹیوشن کے اندر جو کہ 18th Amendment ہے اور اس سے صوبوں کو بہت بڑا فائدہ ملا ہے اور ہم اس کو Acknowledge کرتے ہیں لیکن جو کانسٹی ٹیوشنل پوزیشن ہے گیس کی اور بجلی کی، اگر 18th Amendment کے اندر بمع جنریشن کے یہ دونوں چیزیں صوبے کو مل جاتیں تو شاید آج یہ ایشو نہ ہوتا۔ جناب سپیکر! ایک اور بڑا ایشو ہے، کیا ہم نے سوچا ہے کہ بجلی کدھر چلی جاتی ہے، یہ کہاں چلی جاتی ہے بجلی؟ ایک پرائیویٹ ٹیوب ویل کے اوپر پانچ ہزار بل آتا ہے، پبلک ہیلتھ کے بند ٹیوب ویل پہ دو لاکھ بل آتا ہے، ایک پرائیویٹ ٹیوب ویل کے اوپر دس ہزار بل آتا ہے، ایریگیشن کے بند ٹیوب ویل کے اوپر دو لاکھ بل آتا ہے، ایک غریب کے گھر کے اوپر بیس ہزار بل آتا ہے اور ایک بہت بڑے پلازے کے اوپر پندرہ ہزار بل آتا ہے، ایک کلاس فور کے اوپر بیس ہزار بل آتا ہے، ایک بھٹہ خشت کے اوپر جہاں چالیس گھر ہوتے ہیں، وہاں ڈھائی ہزار روپے بل آتا ہے، سب سے پہلے ایک ریزولیوشن آنی چاہیئے کہ یہ کیس نیب Take up کرے کہ جتنی Consumption ہے بجلی کی، آپ Business entities کو کتنی بجلی دیتے ہیں اور ان کا بل کتنا آتا ہے، آپ کے پلازے، آپ کے پٹرول پمپس، آپ کی انڈسٹریز، آپ کے بھٹہ خشت، آپ کے ٹیوب ویلز، ان کو بجلی بھیجی جاتی ہے، ریکارڈ چیک کریں، آپ ان کے بل چیک کریں، آپ منگوائیں بل اور لائن لاسز بھی ڈیکلیئر کر کے ان کو عام کنزیومر کے اوپر ڈالا جاتا ہے، پیسکو میٹر لگوانے میں Interested نہیں ہے کیونکہ پھر ان کو نہیں پتہ چلے گا، یہ ان کے لئے جنت ہے کہ جناب کنڈے ہیں،

ایک بندے کی بیس ہزار تنخواہ ہے، آپ اس کے اوپر چالیس ہزار بل بھیجیں، وہ میٹر کاٹے گا نہیں، کیا کرے گا؟ لیکن اس کی انوسٹی گیشن کون کرے گا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی مشکل نہیں ہے، جس لائن میں بھی لائن لاسز ہوں، وہاں جتنی Business entities ہیں، ان کے بل چیک کرو عام کنزیومر کے بل چیک کرو، آپ کو پتہ چل جائے گا کہ بجلی کون چوری کر رہا ہے اور کون بیچ رہا ہے اور اس کے اندر کون کون Involved ہیں؟ مجھے امید ہے کہ ملک جو شفافیت کی طرف بات جا رہی ہے، جو Anti Corruption Drive ہے، اس میں واپڈا کے خلاف یہ عمل جلد از جلد شروع ہونا چاہئے اور یہ بڑا کلیئر ہے جناب سپیکر! اس میں کوئی اتنی زیادہ Rocket size کی ضرورت بھی نہیں ہے، اگر آپ چیک کر لیں کہ ایک پانچ منزلہ پلازہ ہے، اس کا بل چالیس ہزار ہے اور ایک غریب کلاس فور کے گھر کا بل بیس ہزار ہے تو یہ آسان ہے، اس اسمبلی کے اس ہاؤس کی جو ذمہ داری بنتی ہے، کونسل آف کامن انرسٹ سے یہ چیز ہم Approve کروا چکے ہیں، آرٹیکل 158 کلیئر ہے، اس صوبے کے اندر گیس ہے تو اگر صوبے کی ضرورت پوری ہو گی تو باہر جائے گی، پھر کیا مسئلہ ہے، اے جی این قاضی فارمولا ہم Approve کرائیں کونسل آف کامن انٹرسٹ سے، صرف ہاؤس نے متفق ہونا ہے اس کے اوپر کہ اس کو Implement کرائیں۔ تو اگر صوبے کو اپنا حق ملے، اگر صوبے کے اندر، آرٹیکل 158 آپ ڈیٹیل سے پڑھیں، اگر ہم چار روپے، جس طرح بابک صاحب نے کہا ہے، اگر ہم چار پانچ روپے پہ پیدا کر رہے ہیں مع جنریشن، ہمیں یہ اختیار مل جائے ہم پانچ چھ روپے Per unit بجلی دے سکتے ہیں، اگر کہیں تیس روپے Per unit بجلی وہ بنا رہے ہیں تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے کہ ہم اپنے اس صوبے میں جو بجلی بنا رہے ہیں، اس کی Triple قیمت کے اوپر ہمیں وہ بجلی دے رہے ہیں لیکن اس کے لئے آپ نے صرف Political slogans نہیں اٹھانے، ہوم ورک کے ساتھ تیاری کر کے کانسٹی ٹیوشن کے اندر ڈیمانڈ کرنی ہے، اس کے لئے Struggle کرنی ہے، چوری کو ہم نے روکنا ہے، بہت بڑا ذخیرہ ہے، گیس بھی ہم ضرورت سے زیادہ پیدا کر رہے ہیں، بجلی بھی ہم ضرورت سے زیادہ پیدا کر رہے ہیں، کاش یہ مسئلہ 18^{th} Amendment کے اندر حل ہوتا، میں اس کے اوپر Appreciate کرتا ہوں اے این پی کے دوستوں کو کہ ایک نام بھی ہمیں ملا خیبر پختونخوا کا اور اگر نام کے ساتھ بجلی اور گیس کی جو ہمارے Constitutional rights تھے، وہ بھی اگر ہمیں ملتے تو شاید آج ہم اتنا Suffer نہ کرتے، بہر حال چیزیں کلیئر ہیں جناب سپیکر! تھوڑی سی

نیت جس طرح عاطف صاحب نے کہا، اگر ہماری نیت ٹھیک ہو اور اپنے حق کے لئے ہم کھڑے ہو جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پہ کافی ساری بات ہو گئی جی، باقی کافی ممبر بھی ہیں، اایک ریزولیوشن اور بھی ہے، فضل الٰہی صاحب! آپ کی قرارداد جو ہے، یہ آپ جوائنٹ ریزولیوشن لے آئیں، سب متفقہ طور پہ، جوائنٹ لے آئیں۔

جناب فضل الٰہی: میں ریکوسٹ کرتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ جوائنٹ ریزولیوشن لے آئیں کہ ہم جوائنٹ پیش کرتے ہیں، اس کی ایک کاپی، سارے ممبرز اس پہ بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب فضل الٰہی: وہ بھی ٹھیک ہے لیکن واپڈا پہ صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چې کوم قرارداد مو راوړے دے ، هغه موؤ کړه۔

جناب فضل الٰہی: سر! واپڈا پر ایک بات کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: واپڈا پہ کافی ساری باتیں ہو گئی ہیں۔

جناب فضل الٰہی: ایک بات کر رہا ہوں، صرف ایک بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں۔

جناب فضل الٰہی: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جیسا کہ آپ کو معلوم ہے، واپڈا کا جو بحران ہے، وہ آپ ورسک ڈیم کو دیکھیں، تربیلا ڈیم کو دیکھیں، وہاں پر جان بوجھ کے، جناب سپیکر! جان بوجھ کے وہاں پر فالٹ پیدا کیا جاتا ہے اور پانی کی کوئی کمی نہیں ہے اور یہ وہاں پر فالٹ پیدا کر کے اور بجلی کی جو Shortage ہے، یہ واپڈا خود پیدا کرتا ہے، تو اس کے لئے میں ریکوسٹ کرتا ہوں کہ ایک کمیٹی بننی چاہیئے تاکہ تمام ڈیم کو چیک کیا جائے کہ یہ جب فالٹ پیدا کرتے ہیں تو اس پر مہینے لگاتے ہیں، حالانکہ وہ کام ایک گھنٹے کا ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے، پشاور کی میں بات کرتا ہوں، پشاور میں میں نے وہاں پر جگہ دی واپڈا کو کہ یہاں پر گرڈ سٹیشن بنایا جائے اور کچھ گرڈ سٹیشنز ہیں جن میں ٹرانسفارمر کی جگہ موجود ہے، سہولت موجود ہے لیکن وہ ایک ٹرانفارمر نہیں لگاتے، تو لہذا میں ہاؤس سے ریکوسٹ کرتا ہوں کہ اس کے لئے بھی ایک قرارداد لائی جائے تاکہ یہ مسئلے جو ہیں، ان کو 'آن دی فلور' حل کیا جائے کیونکہ یہ بہت ہی سنگین بحران کی طرف جا رہے ہیں۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل الٰہی صاحب! آپ نے کہا کہ ایک قرارداد لائیں، قرارداد تو Already پیش ہو چکی ہے۔۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر، جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ثناء اللہ صاحب! ایک منٹ میری بات سنیں، پھر آپ بات کر لیں نا، میں بات کر لوں پھر آپ بات کر لیں، ثناء اللہ صاحب! آپ میری بات سن لیں، ثناء اللہ صاحب! آپ بات تو سن لیں نا، میں آپ سے کیا کہنا چاہ رہا ہوں، آپ پھر بات کر لیں۔ میں کہنا چاہ رہا ہوں کہ فضل الٰہی صاحب نے کہا ہے کہ اس پہ جوائنٹ ریزولیوشن آئے تو جوائنٹ ریزولیوشن تو Already اس پہ آ چکی ہے، اس پہ بات ہو گئی ہے، ثناء اللہ صاحب! آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں، دو منٹ کے لئے بات کریں، زیادہ بات نہیں کرنی ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریه، جناب سپیکر صاحب، د بجلئ په حواله خبره ده۔ سپیکر صاحب! لکه څنګه چې دې نورو صاحبانو، شاه فرمان ورور خبره اوکړه چې یره آئین هم په دې کلیئر دے او د هر څیز قانون شته، بنیادی خبره دا ده چې زمونږ د ټرانسمیشن لائنز خبره په دې جوائنټ قرارداد کښې راغله، زمونږه د ګولین ګول بجلی چې کومه چترال کښې جوړیږی، 108 میګا واټ بجلی جوړیږی او هغه 108 میګاواټ بجلی د اپر دیر، د لوئر دیر او د چترال نه شروع کیږی او راځی په ښکته، مونږ دا ټول ممبران د دیر بالا دی او که د دیر پائیں دی او که د ملاکنډ دی، که د سوات دی، د ملاکنډ ډویژن د ټولو ممبرانو صاحبانو مطالبه دا ده چې چونکه دا زمونږ حق دے، دا زمونږ رائټ دے چې د دغې ګولین ګول نه به بجلی اول څنګه چې تیر شوی حکومت کیبنټ فیصله کړې وه چې مقامی خلقو ته به اول بجلی ورکړے کیږی، زمونږ دا مطالبه ده چې اولنۍ بجلی به مونږ ته راکړے کیږی، دا مونږ سره خبره شوې وه، اعلانات شوی دی خو لا تر اوسه پورې زمونږ په هغه ګرډونو کښې چکیاتن ګرډ، داسې تاسو ښکته پسې چې راځئ په تیمر ګره کښی واړئ ګرډ، د چکدرې ګرډ، اول مونږ ته وئیلې کیدل چې اول به ترې تاسو ته بجلی درکوؤ، اوس د هغه بجلئ لائن رارواں دے او ملاکنډ ته رااورسیدو خو تراوسه پورې زمونږه په مقامی ګرډ سټیشنو کښې هغه کار نه دے شروع شوے، زه فلور آف دی هاؤس د دې خبرې، دا ټول ملګری ناست دی، دا خبرې ټهیک ټهاک مونږ کوؤ، که زمونږ دیر بالا ته، دیر پائیں ته، ملاکنډ ته د

دې نه بجلی نه راکړے کیږی نو مونږ دا خبره کوؤ چې زمونږ عوام به دغه لائن ښکته راتلو ته نه پریږدی ځکه چې دا زمونږ سره ظلم دے ، دا مونږ سره زیاتے دے چې هلته مقامی بجلی به مونږ پیدا کوؤ ، دا ورونړه ناست دی، دا دوه د ملاکنډ ورونړه دی، دوئ ته زه درخواست کومه چې لاس پورته کړئ، د دې خبرې تائید به ما سره کوئ چې مونږ به تر هغې پورې بجلی نه پریږدو ترڅو پورې چې زمونږه مقامی خلقو له ئې بجلی نه وی راکړې، دا د ملاکنډ ډویژن ملګرو ته منظور دے ؟ ټهیک ده کنه جی او دا بجلی ګورې مونږ بیا نه پریږدو۔ مهربانی، شکریه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ثناء الله صاحب! دا تاسو په بجلئی باندې ټول خبرې کول غواړئ، بیا د دې د پاره یو ورځ مختص کړئ، په هغې کښې به چیف پیسکو به هم رااوغواړو، دلته به کښینئ او باقاعده په دې باندې به خبره اوشی ځکه چې دا مسئله یواځې د یوې ضلعې نه ده، دا زمونږه د پوره صوبې مسئله ده، ډیر مسائل ترې راوتې دی، اوس به دا یو قرارداد، د فضل الهیٰ صاحب متفقه قرارداد دے ، رولز سسپنشن د پاره خبره اوکړئ جی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>جناب فضل الہیٰ:</u> جناب سپیکر! ریکویسٹ کرتے ہیں کہ Rule 240 کے تحت ہمیں Relaxation دی جائے کہ میں قرارداد پیش کر سکوں۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members, to move their joint resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it.

موو کریں فضل الہیٰ صاحب! یہ متفقہ قرارداد ہے جس پہ آپ سب کے نام لیں گے۔

<u>جناب فضل الہیٰ:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب! اس میں ہم نے متفقہ قرارداد جمع کی ہے جس میں میرے ساتھی عارف احمد زئی صاحب، شکور صاحب، ارباب جہانداد صاحب، جمشید صاحب، وزیر زادہ صاحب اور دیگر جو میرے بھائیوں نے متفقہ طور پر قرار داد جمع کی ہے کہ چند دن پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان پہ ہالینڈ کے کچھ بد قسمت اور ظالم لوگوں نے ہمارے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ریزولیوشن آپ Readout کریں، جو آپ نے ریزولیوشن جمع کی ہے وہی ریزولیوشن Readout کریں گے۔

جناب فضل الہیٰ: وہی ہے جی، کاپی لے کر آ رہا ہے، مجھے یاد ہے وہی میں کہہ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو کاپی دیدیں۔

جناب فضل الہیٰ: مجھے یاد ہے جی، مجھے یاد ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جو ریزولیوشن ہے جو آپ نے متفقہ پیش کی ہے، وہی آپ ریزولیوشن پیش کریں ناں۔

جناب فضل الہیٰ: وہی ہے جی، وہی پڑھ رہا ہوں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہی پڑھیں۔

جناب فضل الہیٰ: جناب سپیکر! ہالینڈ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاکوں کا۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! اس میں کچھ ترمیم۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب! آپ ایک سینئیر پالیٹیشن ہیں لیکن جو ریزولیوشن۔۔۔۔۔

جناب فضل الہیٰ: جناب سپیکر صاحب! عنایت صاحب نے بھی دستخط کئے ہیں اور میرا خیال ہے یہ جوائنٹ ریزولیوشن ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل الہی صاحب! ایک منٹ، عنایت صاحب! آپ ایک سینئیر پالیٹیشن ہیں۔

جناب فضل الہیٰ: اس پر جناب سپیکر! عنایت صاحب کے Signature ہیں اور۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، آپ میری بات سن لیں، میں یہی کہنا چاہ رہا ہوں کہ عنایت صاحب! آپ ایک سینئیر پالیٹیشن ہیں، آپ نے جو ریزولیوشن پیش کی ہے، اس کے لئے پندرہ دن کا ٹائم ہوتا ہے سر! پندرہ دن کا ٹائم، آپ نے اس ٹائم میں اسے دینا ہے لیکن پھر بھی میں نے Allow کر دیا ہے کہ آپ جوائنٹ ریزولیوشن پیش کریں اس لئے کہ آپ کو پتہ ہونا چاہیئے۔ جناب فضل الہیٰ صاحب۔

قرارداد

(ہالینڈ میں گستاخانہ خاکوں کی مقابلے کی مذمت)

جناب فضل الہیٰ: شکریہ جناب سپیکر۔

ہر گاہ کہ ہالینڈ میں نبی کریم ﷺ کے خاکوں کا مقابلہ منعقد کیا جا رہا ہے جو صرف اور صرف مسلمانوں کی دل آزاری کا سبب ہے اور وہ معاشرے جو خود کو آزادئ اظہار اور انسانی حقوق کے علمبردار

سمجھتے ہیں، جب مسلمانوں کی بات آتی ہے تو ایک ہو جاتے ہیں اور اس وقت انسانی حقوق بھول جاتے ہیں، اس طرح کے خاکوں سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہے اور عالم اسلام سخت بے چینی کا شکار ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ہالینڈ کے سفیر کو طلب کر کے سخت احتجاج کرے اور ان خاکوں کے مقابلے منسوخ کرائے، اگر پھر بھی نہ مانے تو ہالینڈ کے ساتھ سفارتی تعلقات کو ختم کیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ ایک بار نہیں ہوا، بار بار اسی طرح کیا جارہا ہے------

جناب ڈپٹی سپیکر: بس دا ریزولیوشن اوشو جی، تاسو کښینئ----

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! په دې باندې مونږه ټولو مسلمانانو ستینډ اخستے دے او Recommendable دے چې کوم شاه محمود قریشی صاحب ټیلیفون کړے دے، فیډرل کیبنټ کوم Cognizance اخستے دے خو مونږه دا وایو چې دا کافی نه ده چې څو پورې د هالینډ 'ایمبیسیډر' او د هغې خلق، د 'ایمبیسی' خلق دلته نه Expel شوې نه وی، د هغوی سره ډپلومیټک ریلیشنز کټ شوی نه وی، په هغوی هیڅ قسم زور نه راځی ځکه چې د هغوی خلقو دا خبره کړې ده (تالیاں) د هالینډ فارن منسټر دا خبره کړې ده چې دا خاکې چې کوم دی، دا یو Private entity دا کار کوی، دا حکومت نه کوی، نو یو د دې وجې نه مطلب دا دے چې هغه وائی چې زمونږه دیکښې هیڅ قسم کار نشته او دا مونږ نشو کولے، نو د هالینډ سره که ترکی ډپلومیټک ریلیشنز کټ کوی نو Turkey is part of Europe، که هغه دا Bold stand اخستے شی نو د پاکستان د هالینډ نه څه مجبوری ده، د هالینډ نه زمونږ څه مجبوری ده؟ د هالینډ مونږ نه دا مجبوری ده چې د هغوی نه Dairy products مونږه اخلو او په لویه پیمانه باندې اخلو، مسلمانان د هغوی بزنس پروموټ کوی، د مسلمانانو په ملکونو کښې د هغوی Dairy products خرڅیږی، د هغې ټولو نه بائیکاټ، پلس د هغې سره سره د هالینډ سره ډپلومیټک ریلیشنز کټ کول د په دې ریزولیوشن کښې شامل کړی نو دا زمونږه جوائنټ ریزولیوشن شو بیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لطف الرحمان صاحب۔

جناب لطف الرحمان: جی جناب سپیکر، شکریہ۔ دیکھیں اس حوالے سے، جو امنڈمنٹ کے حوالے سے عنایت اللہ خان صاحب نے بات کی ہے، میں بھرپور انداز سے ان کی تائید بھی کرتا ہوں، اس حوالے سے اور یہ جو بات ہے، یہ Already ہو چکی ہے، اگر ہم اسی طرح بیٹھے رہے اور یہ اقدامات ہم نے نہ اٹھائے کہ ہم ان کے سفیر کو ملک سے نہ نکالیں اور اپنے پاکستان کے سفیر کو وہاں سے نہ بلائیں، تب تک یہ احتجاج نوٹ نہیں ہوگا، ان کو پتہ ہی نہیں چلے گا کہ ہم مسلمانوں کی کس طرح دل آزاری کر رہے ہیں اور کس طریقے سے ہم ان کو تکلیف پہنچا رہے ہیں؟ تو یہ اگر ہم کوئی راست اقدام اس حوالے نہیں اٹھائیں گے تو یہ ہمیشہ ہمارا مذاق اڑاتے رہیں گے اور حضور ﷺ کی شان میں یہ گستاخی ہوتی رہے گی جو مسلمان کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کر سکتا، کوئی مسلمان بھی معمولی سی بات اس حوالے سے برداشت نہیں کر سکتا، جو مسلمانوں کے دلوں پر گزرتی ہے جناب سپیکر! تو یہ میرے خیال میں صحیح بات ہوگی کہ اگر ہم قرار داد میں امنڈمنٹ لے آئیں اور اس امنڈمنٹ میں یہ ہو کہ پاکستان سے ہالینڈ کے سفیر کو نکالا جائے اور پاکستانی سفیر کو ہالینڈ سے بلایا جائے تاکہ ان کو یہ اندازہ ہو سکے کہ توہین آمیز جو خاکے پیش کر رہے ہیں اور تسلسل کے ساتھ ہو رہا ہے تو اس کی کوئی روک تھام ہو سکے گی۔ بہت بہت شکریہ جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سلطان صاحب۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! یہ ایشو جو اس وقت ہاؤس میں ڈسکس ہو رہا ہے اور جس پر ریزولیوشن آنریبل ممبرز لائے ہیں تو یہ ایشو ہم سب کے لئے ہے، سیاست سے بالاتر ایک عقیدت، ایک احترام اور ایک محبت کا رشتہ ہے ہمارے پاک نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے لئے، تو ایک تو یہ کلیئر ہونا چاہیئے، یہاں پر موجود ہر ایک آنریبل ممبر جو ہے، یہ متفق ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ عنایت اللہ صاحب امنڈمنٹ لانا چاہ رہے تھے لیکن میں نے ابھی یہ جو ریزولیوشن پیش ہوئی ہے جس پر عنایت اللہ صاحب کے بھی دستخط موجود ہیں تو میرے خیال میں جو امنڈمنٹ لانا چاہ رہے ہیں یا جس طرح مولانا لطف الرحمان صاحب نے جو بات کی ہے تو میں تھوڑا اس پر، چونکہ میرے خیال میں شور کی وجہ سے ممبرز اس کو سن نہیں سکے تو اس میں Already موجود ہے کہ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ہالینڈ کے سفیر کو طلب کر کے سخت احتجاج کرے اور ان خاکوں کے مقابلے کو منسوخ کرائیں اور اگر پھر بھی نہ مانیں تو ہالینڈ کے ساتھ سفارتی تعلقات ختم کئے جائیں، تو میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ سفارتی تعلقات جب ختم ہوتے ہیں تو سفیر پھر وہ

وہ رہتا نہیں ہے، تو میری ریکویسٹ، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ اس ایشو پر سارے ہاؤس Automatically ہم اس ریزولیوشن کو سپورٹ کرتے ہیں، اپنے پیغمبر ﷺ کی عقیدت اور Unanimously احترام اور محبت، ہم سب اس پر متفق ہیں، لہذا یہ ریزولیوشن بغیر کسی ڈسکشن کے بغیر کسی ڈیبیٹ کے فی الفور Unanimously ہاؤس کے سامنے پیش کی جائے اور اس کو پاس کرایا جائے۔

جناب سپیکر! اس میں میں صرف ایک اور بات Add کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں سینیٹ آف پاکستان میں وزیر اعظم پاکستان عمران خان صاحب نے اسی ایشو پر بات کی ہے اور انہوں نے بھی یہ کہا کہ آرگنائزیشن آف اسلامک کنٹریز جو ہے او آئی سی، اس کو متحرک کیا جائے گا اس ایشو کے بارے میں اور یونائیٹڈ نیشنز کی جو جنرل اسمبلی ہے، اس میں بھی پرائم منسٹر صاحب نے سینیٹ کے فلور پر یہ ایشورنس دلادی ہے کہ اس ایشو کو Raise کیا جائے گا، توان شاء اللہ پورا ملک، پوری قوم جو ہے اس پر متفق ہے۔ Kindly اس ریزولیوشن کو Unanimously رکھ دیا جائے تاکہ پاس ہو جائے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the joint resolution, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously with amendments.

میں گورنر پختونخوا کا فرستادہ فرمان پڑھ کر سناتا ہوں۔

“In exercise of the powers confirmed by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Mushtaq Ahmad Ghani, Acting Governor of Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the session of the Provincial Assembly shall stand prorogued on 30th August, 2018, till such date as may hereafter be fixed.”

اس فرمان کی روسے میں اسمبلی اجلاس کو ملتوی کرتا ہوں۔

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی ہو گیا)